مطبُوعات

چند معاشی مسائل اور اسلام | تالیف - جناب سید یعقوب شاہ صاحب سابق آڈیٹر جنرل پاکستان۔

شائع کردہ: ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور صفحات ۲۰۰ قیمت مجلد ساڑھے چھ روپے غیر مجلد ۵ روپے

ہمارا معاشرہ بلاشبہ متعدد معاشی اور سیاسی مسائل سے دوچار ہے۔ اس کے اسباب خواہ کچھ ہوں مگر زندگی کے ہر شعبے میں ایک زبردست غلیان اور خلفشار نظر آتا ہے۔ اور ہر ذی فہم انسان اس کے اثرات کو پوری شدت کے ساتھ محسوس کرتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب کے فاضل مصنف بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ وہ بھی موجودہ عالمگیر اقتصادی نظام میں سود کی دراندازی کے پیش نظر اس بات کے فکر مند ہیں کہ اس کی حقیقت و ماہیت کو متعین کیا جائے اور پھر اس کے متعلق شرعی احکام کی نئے حالات میں توضیح کی جائے۔ یہ ساری کتاب ان کے اسی احساس کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے سب سے پہلے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آیا ہر قسم کا سود جو آج کل رائج ہے وہ الربوٰ کے تحت آتا ہے اور اس لیے حرام ہے یا اس کی کچھ صورتیں ایسی بھی ہیں جن پر الربوٰ کا اطلاق نہیں ہوتا اور جن سے مسلمان بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں فاضل مصنف نے سود کی ہمہ گیری، قرآن پاک کی اصطلاح الربوٰ، استقراض کی غایت، جاہلیت میں ربوٰ کی کیفیت اور حرمت ربوٰ کی علت کا جائزہ لیا ہے اور پھر ربوٰ کی مختصر تاریخ، ربوٰ الفضل کی تحقیق اور بعض محققین کی آرا کی مدد سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ موجودہ زمانے کے سُود کی بعض شکلیں ایسی ہیں جو الربوٰ کی حدود کے اندر نہیں آتیں۔ شاہ صاحب کے نزدیک نفع آور کاموں میں استعمال شدہ سرمایہ پر سُود کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ (ط۲۱) یعنی ایسے تمام قرضے جو احتیاجی قسم کے نہ ہوں بلکہ وہ قرضے جو محض نفع آور کاموں میں استعمال کیے جانے کے لیے دیے گئے ہوں ان پر سود اسلام میں جائز ہے اور ممنوع نہیں ہے۔ اس کو اصطلاحاً تجارتی سُود سے تعبیر کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف نے اپنے اس خیال کی بنیاد چند درج ذیل مفروضات پر رکھی ہے

(۱) قرآن حکیم میں جس سود کی ممانعت ہے وہ ایک خاص قسم کی زیادتی ہے جو عہد جاہلیت میں اصل زر قرض پر وصول کی جاتی تھی۔

(۲) عہد جاہلیت نفع آور قرضوں (تجارتی قرضوں) سے ناآشنا تھا۔ اس وقت کے تمام قرضے احتیاجی نوعیت کے تھے۔

(۳) الربٰو کے متعلق کتاب وسنت میں پوری تفصیل موجود نہیں لہٰذا اس میں اجتہاد کی گنجائش ہے۔

ان دلائل کے علاوہ وہ عہد حاضر میں سودی نظام معیشت کی افادیت اور ناگزیریت کا بھی جابجا ذکر فرماتے ہیں۔ سودی مباحث کے مختلف پہلوؤں سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جن مفروضات کی بنیاد پر مؤلف نے اپنے نتائج اخذ کیے ہیں۔ ان سب کی بنیاد نہایت کمزور ہے۔ کتاب وسنت میں جس سود کی ممانعت ہے وہ بعینہٖ عہد حاضر کی ہر قسم کی اس زیادتی پر منطبق ہوتی ہے جو اصل زر قرض پر وصول کی جائے خواہ اس قرض کی غرض کچھ بھی ہو۔ یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ عہد جاہلیت میں عوام نفع آور قرضوں سے ناآشنا تھے۔ ہم تو اس کے برعکس یہ دیکھتے ہیں کہ عہد نبوی میں نفع آور اغراض کے لیے سرمایہ کا استعمال ایک مستقل نظام کار تھا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مشغول رہے۔ اور جسے شریعت کی اصطلاح میں "مضاربت" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ مرغینانی صاحب ھدایہ کی تصریح ہے کہ جو مال نفع آور کاموں میں لگانے کے لیے دیا جائے اگر اس کے نفع میں سے کچھ متناسب حصہ صاحب مال مقرر کرے تو وہ مضاربت ہے۔ اور اگر کچھ مقرر نہ کرے تو وہ قرض ہے۔

یہ بھی صحیح نہیں کہ الربٰو کے متعلق پوری تفصیل کتاب وسنت میں موجود نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ربٰو کی تفصیل نہیں بتائی وہیں یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ اس صورت میں ربٰو کے جواز کی صورتیں تلاش کرنے کے بجائے ہم پر یہ لازم آتا ہے کہ جہاں جہاں شائبہ ربٰو (ریبہ) ہو اُسے بھی ناجائز قرار دیں۔ یہ حرمت ربٰو کی تفصیل ہے۔

علاوہ ازیں بعض مقامات پر سود کی بعض شکلوں کی حلّت کے قائل علماء کے خیالات کی تعبیر وہ نہیں کی

گئی جو اُن کے ذہن میں تھی۔ مثلاً علامہ محمد عبدہ کی تفسیر کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:

"اس سود کے تحت جس کی حرمت منصوص اور شک و شبہ سے بالا تر ہے، یہ چیز داخل نہیں کہ ایک شخص دوسرے کو پیدا آوری اغراض کے لیے سرمایہ دے، اور اس شخص کی کمائی میں سے اپنے لیے ایک معینہ مقدار مقرر کرے چاہے منافع اس سے کم ہو یا زیادہ۔" صفحہ ۲۴۳-۲۴۴

علامہ عبدہٗ کی عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

سود میں یہ صورت داخل نہیں ہے کہ کوئی شخص کسی کو مال بغرض کاروبار اس شرط پر دے (کہ اس کاروبار سے) جو منافع ہوگا اس میں سے ایک مقررہ حصہ صاحب مال کو ملے۔ کیونکہ فقہا کے قواعد کی مخالفت اس صورت میں ہے جبکہ کوئی شخص اپنا حصہ مقرر کرے خواہ نفع اس سے زیادہ ہو یا کم۔

تعجب ہے کہ فاضل مصنف نے اس واضح تحریر سے جو کاروبار اسی قرضہ کے ہر گونہ سود کو ناجائز قرار دیتی ہے کس طرح جواز کا پہلو نکال لیا ہے۔

بیمہ کے باب میں مؤلف کا خیال یہ ہے کہ بیمہ نہ تو ربو ہے نہ قمار۔ اس سلسلہ میں جو دلائل دیے گئے ہیں اُن میں اصل بنیاد انتقالِ زر کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور یہ نہیں بتایا گیا کہ بیمہ کمپنیاں جو اقساط لیتی ہیں وہ قرض ہے یا امانت۔ ظاہر ہے ان کے علاوہ اور کوئی صورت انتقالِ زر کی ہے ہی نہیں اور دونوں صورتوں کے احکام میں سے کوئی بھی بیمہ پر منطبق نہیں ہوتا۔

اسی طرح زکوٰۃ کے باب میں عہد حاضر کے مفکرین کے اس خیال کی تائید کی گئی ہے کہ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے درآنحالانکہ یہ ایک عبادت ہے۔ نقطۂ نظر کی اس غلط بنیاد پر زکوٰۃ کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائیگا وہ اسلامی تعلیمات سے کسی طرح ہم آہنگ نہیں ہو سکتا۔ — کتاب کا معیار طباعت و کتابت عمدہ ہے۔

(عبدالحمید صدیقی)

المنتقی من منهاج السنة النبویة | تالیف امام ابن تیمیہؒ۔ ترجمہ۔ پروفیسر غلام احمد حریری۔ شائع کردہ:۔ ادارہ

احیاء السنۃ گھر جاکھ ضلع گوجرانوالہ قیمت ۲۱ روپے صفحات ۸۵۶۔

مشہور شیعہ عالم حسن بن یوسف بن علی بن المطہر الحلی نے جو نصیر الدین طوسی کا خاص شاگرد تھا، اہل سنت کے موقف کے بارے میں ایک کتاب منہاج الکرامۃ فی معرفۃ الامامۃ لکھی۔ اس کتاب میں نہ صرف اہل سنت اور شیعہ کے مابین متنازع مسائل کا تذکرہ تھا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ خصوصاً خلفائے ثلاثہ پر زبان طعن دراز کی گئی تھی۔ امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب کے جواب اور رد میں ایک ضخیم کتاب منہاج الاعتدال فی نقض کلام اہل الرفض والاعتزال تحریر فرمائی۔ چونکہ امام صاحب اپنی کتب کے نام خود تجویز نہیں کیا کرتے تھے، اس لیے عوام موضوع کی مناسبت سے ان کے مختلف نام رکھ لیتے۔ یہی صورت حال اس کتاب کے بارے میں بھی پیش آئی۔ ۱۳۲۱ھ میں جب یہ مطبع بولاق سے شائع ہوئی تو اس کا نام منہاج السنۃ النبویہ فی نقض کلام الشیعہ والقدریہ تجویز کیا گیا۔ یہ کتاب چونکہ بڑی ضخیم ہے، اس بنا پر امام موصوف کے ایک نامور شاگرد اور مشہور محدث امام عبداللہ بن عثمان ذہبیؒ نے اس کا ایک ملخص المنتقیٰ کے نام سے تیار کیا۔ اس کے بارے میں عام خیال یہی تھا کہ وہ دنیا سے ناپید ہو چکا ہے۔ لیکن اسے محض حسن اتفاق کہیے کہ حجاز کے ایک نامور عالم شیخ محمد نصیف صاحب کو شام کی سیاحت کے دوران اس کا ایک مخطوطہ مکتبہ عثمانیہ میں ہاتھ لگا۔ انہوں نے اس نسخے کی ترتیب و تہذیب کا کام شام کے نامور عالم دین علامہ محب الدین الخطیب کے سپرد کیا، جنہوں نے نہ صرف اسے بڑی عرق ریزی کے ساتھ مرتب کیا، بلکہ اس پر نہایت مفید حواشی بھی تحریر فرمائے اور اس طرح اس کی افادیت میں بہت کچھ اضافہ کیا۔

زیر تبصرہ کتاب اسی فاضلانہ تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ مترجم چونکہ خود ایک مستند عالم دین ہیں، اس لیے انہوں نے ترجمانی کے کام کو بڑی محنت اور احتیاط سے سرانجام دیا ہے۔ یہ کتاب چار فصلوں پر مشتمل ہے، جس میں قریب قریب سارے اختلافی مسائل آگئے ہیں۔ امام ابن تیمیہ نے مسئلہ امامت، مناقب صحابہ خصوصاً خلفائے راشدین کی عظمت، عصمت انبیاء، مسئلہ فدک پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے۔

امام موصوف نے چونکہ یہ کتاب ایک شیعہ عالم کی تردید میں لکھی ہے۔ اس لیے اس میں بعض مقامات پر لب و لہجہ کی تیزی محسوس ہوتی ہے۔

کتابت و طباعت کا معیار اچھا ہے۔ یہ قابل قدر تصنیف مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ اور سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ سے مل سکتی ہے۔

سید احمد شہیدؒ کی صحیح تصویر | تالیف: جناب وحید احمد مسعود۔ ناشر: مکتبہ مسعود، مسجد گراؤنڈ۔ رام گڑھ لاہور
قیمت۔ سوا دو روپے۔ صفحات ۲۴۶۔

تحقیق کے معنی آج کل بعض لوگوں نے یہ سمجھ رکھے ہیں کہ کوئی ایسی عجیب و غریب بات کہی جائے کہ پڑھنے والے حیران و ششدر رہ جائیں، خواہ اس کے لیے کوئی بنیاد ہو یا نہ ہو۔ زیر تبصرہ کتاب اسی نوعیت کی "تحقیق انیق" کا ایک نادر نمونہ ہے۔ اس میں مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ اسلامی تعلیمات سے یکسر عاری اور سرکار انگریزی کے ایجنٹ تھے۔ اُن کی اصلاح و تبلیغ کی کوششیں سراسر افسانہ ہیں اور انہوں نے جہاد کے نام پر جو کچھ کیا وہ انگریز کے اشارے پر کیا۔ یہ کتاب اس قسم کی تحقیقات سے بھری پڑی ہے۔

جنید بغداد | مصنف: ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر صدر شعبہ دینیات، الازہر یونیورسٹی مصر۔ مترجم جناب محمد کاظم صاحب
شائع کردہ: مکتبہ جدید۔ لاہور۔ قیمت ۵ روپے۔ صفحات ۳۹۶۔

اسلام میں تصوف کے جتنے طریقے رائج ہیں اُن کا اگر گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اُن کے آغاز کے صرف دو اسباب ہیں۔ ایک سبب تو یہ ہوا کہ بعض سنگین قسم کے سیاسی حالات نے عوام کو بے بس بنا دیا اور ان کے اندر یاس و قنوطیت پیدا ہوئی جو بعض اوقات انسانوں کو گمراہی کی طرف بھی لے جاتی ہے۔ اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے بعض خدا پرست افراد نے لوگوں کو روحانی کیف و سرور سے لذت آشنا کر کے انہیں گمراہی کے نرغے سے بچایا۔ دوسری صورت یہ ہوئی کہ مال و دولت کی فراوانی نے لوگوں کو دنیا کی محبت میں گرفتار اور خدا سے غافل کر دیا۔ ان حالات میں شعائر دین بھی محض رسومات بن کر رہ گئے اور دل محبت سے خالی ہو گئے۔ چنانچہ بعض بزرگوں نے آگے بڑھ کر حالات کو سنبھالنے کی

کوشش کی اور عوام کے دلوں کو دنیا سے ہٹا کر خدا کی طرف متوجہ کیا۔ بغداد کا مدرسہ تصوف جو تیسری صدی ہجری کی زوال پذیر عباسی حکومت کے پایہ تخت میں عروج پر آیا، تصوف کے متعدد سلاسل میں سے ایک معروف سلسلہ ہے جس میں ایک طرف تو شرعی احکام کی پابندی اور دوسری طرف ذاتی تجربے کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

زیر تبصرہ کتاب اس سلسلے کے مورث اعلیٰ حضرت ابوالقاسم الجنید کی زندگی کا نہایت مستند تذکرہ اور ان کی تعلیمات کا نہایت عمدہ مرقع ہے۔

اصل کتاب انگریزی میں لکھی گئی تھی جسے محمد کاظم صاحب نے بڑی کامیابی کے ساتھ اردو میں ڈھالا ہے۔ چونکہ فاضل مترجم عربی کے ایک معروف ادیب ہیں اس لیے انہوں نے حضرت جنیدؒ کے رسائل کا ترجمہ انگریزی ترجمے کے بجائے اصل عربی متن سے کیا ہے۔ ترجمے میں کسی جگہ بھی ترجمہ پن کا احساس نہیں ہوتا۔ کتاب کا معیار طباعت و کتابت عمدہ ہے۔

THE MIDDLE EAST CRISIS مشرق اوسط کا بحران	تالیف جناب چوہدری غلام محمد صاحب۔ شائع کردہ، چراغ راہ پبلیکیشنز۔ قیمت چار روپے صفحات۔ ۱۶۸

کتاب کے مصنف چوہدری غلام محمد صاحب پاکستان کے ان چند بالغ نظر لوگوں میں سے ہیں جو مشرق اوسط کے حالات پر اپنے ذاتی مشاہدات کی بنا پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں پھر چونکہ ان کے دل میں اسلام کی سچی محبت اور اسے سربلند کرنے کے لیے لگن بھی موجود ہے اس لیے انہوں نے ان بدنصیب مسلم ممالک کے حالات کی محض تصویر کشی کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک دردمند مسلمان کے نقطہ نظر سے ان کا جائزہ لیا ہے اور اس راستے کی نشاندہی بھی کی ہے جس پر چل کر مسلمان کامیاب ہو سکتے ہیں۔ موجودہ تشویشناک صورت حال کے پس منظر پر بھی انہوں نے نہایت اچھی روشنی ڈالی ہے۔ آغاز میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے کتاب کا تعارف پیش کیا ہے اور آخر میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا وہ مضمون بھی درج کر دیا گیا ہے جو انہوں نے اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے تحریر کیا ہے۔

احمد خلیل (بزبان انگریزی) تالیف: محترمہ مریم جمیلہ صاحبہ۔ شائع کردہ: محمد یوسف خان سنت نگر، لاہور۔ قیمت ساڑھے چار روپے۔ صفحات ۱۶۰۔

یہ ایک فلسطینی مسلمان کی داستان ہے جو بیچارہ صیہونیت کے جبر و استبداد کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوا ہے۔ یہ کتاب صرف احمد خلیل کی مظلومیت کی داستان نہیں بلکہ اُس کے عزم و ثبات اور باری تعالیٰ پر یقین کامل کا بھی اظہار ہے۔ کتاب کی زبان بڑی اچھی ہے اور قاری اس سے لازمی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ معیار طباعت اونچا ہے۔

کتاب الصلوٰۃ اور کتاب النکاح تالیف: شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی۔ ترجمہ: جناب غازی احمد صاحب۔ شائع کردہ: المکتبہ العلمیہ، لیک روڈ، لاہور۔

فاضل مترجم نے فقہ کی معروف و مشہور کتاب ھدایہ کے ترجمے کا جو مفید کام شروع کر رکھا ہے اس کا تعارف ترجمان القرآن میں پہلے کرایا جا چکا ہے۔ زیر تبصرہ دونوں کتب اس کی دو مزید کڑیاں ہیں۔ ترجمہ ہر اعتبار سے عمدہ اور قابل قدر ہے۔ اس میں ایک دوسرے عالم دین جناب بشیر احمد صدیقی نے نظر ثانی کر کے اسے مزید قابل اعتماد بنا دیا ہے۔ خدا کرے یہ مفید سلسلہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔

معیار طباعت اچھا ہے۔ کتاب الصلوٰۃ ۲۸۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی قیمت ۵ روپے ہے کتاب النکاح کے ۱۷۶ صفحات ہیں اور قیمت پونے تین روپے ہے۔